سوال

(421) لوگوں کا یقین رکھنا کہ فلاں شخص یا فلاں کلینک میں اللہ نے شفا رکھی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض ڈاکٹر یا اطبا اپنے کلینک کا نام شفا کلینک یا دارالشفا رکھتے ہیں یا عوام الناس کہتے ہیں کہ فلاں ڈاکٹر یا حکیم کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی ہے، اس کی شرعی حیثیت واضح کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ بیماری لگانے والا اور اس سے شفا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن کریم میں اس کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عقیدہ بایں الفاظ بیان ہوا ہے ''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔'' [۲۶/الشعراء: ۸۰]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری اور شفا کے متعلق ہمیں اسی عقیدہ کی تعلیم دی ہے، چنانچہ دعائے ماثورہ ہے کہ ''اے ہمارے رب! بیماری دور کر اور شفا عطا فرما بلاشبہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا ہو کہ جس کے بعد کوئی بیماری نہ رہے۔'' [مسند امام احمد، ص: ۴۱۸، ج۳]

یہ عقیدہ رکھنے کے بعد اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم علاج گاہ کا نام اچھے شگون کے لئے شفا کلینک یا دارالشفا رکھتا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، جیسا کہ نیک فال کے طور پر سعید نام رکھا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے سعادت منداور نیک کرے، اسی طرح متعدد صحابیات اور تابعیات کے نام شفا ہی کتب حدیث میں آئے ہیں جن میں سے کچھ نام یہ ہیں: شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا جس نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو دم جھاڑ کی تعلیم دی تھی۔ [الاصابہ، ص: ۳۴۱، ج۴]

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن اور والدہ کا نام بھی شفاء تھا۔ [الاصابہ، ص: ۳۴۲، ج۴]

شفاء بنت عبدالرحمن انصاریہ جلیل القدر تابعیہ ہیں جن سے ان کے بھائی ابو سلمہ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں اور ان سے مروی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ [الاصابہ، ص: ۳۴۵، ج۴]

امراض کی صحیح تشخیص اور ادویات کا صحیح استعمال بھی شفا کے اسباب میں سے بہت بڑا سبب ہے اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم مرض کی صحیح تشخیص کرتا ہے، پھر اس کے مطابق مناسب دوا تجویز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مریض کو شفا ہو جاتی ہے تو یہ بات کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکیم یا ڈاکٹر کے ہاتھ میں بڑی شفا رکھی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:426